1084 ـ آیۃ { والقمرقدرناہ منازل } کا معنی

سوال

السلام علیکم میں اسلام کی طرف مائل ہوں ،میں نے 1994 کے اوئل میں ہی قرآن اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ شروع کیا تواسلام میں عظیم قسم کی روحانیت اور دلی سکون پایا ۔
عنقریب میں اسلامی دروس بھی لینا شروع کردوں گی کیونکہ میں نے اسلام قبول کرنے کی پلاننگ کررکھی ہے ، میں سورۃ یس کی ایک آیت کے معنی میں متاکد نہیں آیا وہ صحیح ہے یانہیں امید ہے کہ آپ تعاون فرمائیں گے وہ آیۃ اللہ تعالی کا فرمان ہے والقمر قدرنا ہ منازل (یس 39) ۔
آپکے اس تعاون پرمیں آپکی ممنون رہوں گی اوراللہ تعالی سے دعاگوہوں کہ وہ آپ کوھدایت نصیب فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے اور آپ کے اس تعاون میں برکت فرمائے جوآپ پوری دنیا کے کونے کونے پر لوگوں کے جوابات دے کرکرتے ہیں ، اللہ تعالی آپ کوجزائے خیر عطافرمائے ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول :

میں سائلہ کومبارکباد دینا چاہتاہوں کہ وہ دین اسلام کے صحیح ہونےکا اطمنان کرچکی ہے ، اوریہی دین اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جونفس کی ضروریات پوری کرتا اور اس کے اطمنان اورسعادت کا باعث ہے ، اورآپ کے سوال سے بھی ظاہرہوتا ہے کہ آپ اسلامی مطالعہ سے کافی متاثرہوئ ہیں بلکہ اگر آپ ہمیں یہ نہ بتاتی کہ آپ ھندومذھب رکھتی ہیں توہم آپ کومسلمان ہی تصورکرتے اس لیے کہ آپ نے سوال میں اسلوب ہی ایسا اختیارکیا ہے ۔

میں آپ کو سب سے اہم نصیحت یہ کرتا ہوں کہ آپ جتنی جلدی ہوسکے اسلام قبول کرلیں اوردیرنہ کریں اورپھرجس شخص کے لیے یہ سب حقائق واضح ہوچکے ہوں تووہ اسلام قبول کرنے میں دیرکیوں کرے ؟

یہاں پر ایک اور چیز پرتنبیہ کرنا بہترلگتا ہے کہ کچھ لوگ اسلام قبول کرنے میں تاخیرکرتے ہیں تاکہ قبول اسلام سے قبل وہ کچھ احکام کا علم حاصل کرلیں مثلا نماز کی کیفیت وغیرہ اس لیے کہ ان کا گمان یہ ہوتا ہے کہ تعلیم اسلام سے قبل اسلام قبول کرنا صحیح نہیں توان کا یہ گمان درست نہیں ۔

بلکہ جب انسان پر حق واضح ہوجائے تو اس پرواجب اورضروری ہے کہ وہ اس حق کی اتباع اورپیروی کرتے ہوئے فوری طورپر اسلام قبول کرلے ، پھر کتاب سنت کی تعلیم حاصل کرے اور علم وعمل کی سیڑھی حسب استطاعت وقدرت اور بتدریج چڑھے اس لیے کہ انسان کواس کا علم نہیں کہ کب اس کی موت اس سے وفا کرجائے ، اس لیے اگر انسان اللہ تعالی کواسلام قبول کیے بغیر ملا تووہ ہلاکت زدہ لوگوں میں سے ہوگا ۔

پھریہ بات بھی ہے کہ انسان کواجروثواب اور نیکی اس وقت تک حاصل ہی نہیں ہوتی جب تک وہ اسلام قبول نہیں کرتا جب اسلام قبول کرنے میں تاخیرکی جائے گی تو اس کی بہت ساری نیکیاں اورحسنات بھی اس سے فوت ہوجائیں گي ، اور عمرکے گذرے ہوئے وقت اور حصے کا واپس آنا ناممکن ہے ۔

تواب ہم آپ کے سوال کی طرف آتے ہیں – اے عقل منداور اللہ کے حکم سے حق کی موافقت کرنےوالی سائلہ – سورۃ یس کی آیت نمبر 39 کے معنی کے متعلق اس آیت میں اللہ سبحانہ وتعالی فرماتےہیں :

اورہم نےچاند کی منزلیں مقرر کررکھی ہیں یعنی ہم نے اس کا ایک اورچلنا بھی مقررکیا ہے ، جس طرح سورج سے دن رات کا علم ہوتا ہے اسی طرح چاند سے مہینوں کاعلم ہوتا ہے ۔

جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

وہ اللہ ہی ہے جس نے سورج کوروشن اور چاندکونورانی بنایا اور ان کی منزلیں مقررکردیں تاکہ تمہیں سالوں کی تعداد اورحساب معلوم ہوسکے

تو اللہ تعالی نے سورج کوایک خاص اورچاندکواس کے لیے خصوصی روشنی عنائت فرمائ اور ان دونوں کے مدار اورچلنےمیں فرق رکھا توسورج روزانہ ایک ہی روشنی میں صبح طلوع ہوکردن کے آخرمیں غروب ہوجاتا ہے ، لیکن موسم گرمااورسرما میں اس کے طلوع وغروب ہونے کی جگہیں مختلف ہوتی ہیں جس کے سبب سے دن لمبے اورراتہیں چھوٹی اور پھر راتیں لمبی اور دن چھوٹے ہوجاتے ہیں ۔

اللہ تعالی نےدن کے وقت سورج کی بادشاہی رکھی ہے اوروہ دن کا ستارہ ہے ، اور چاند کی منزلیں مقرر کی ہیں وہ قمری مہینہ کی پہلی رات طلوع ہوتا ہے توبہت ہی باریک اور مدھم روشنی والا پھر دوسری رات اس کی روشنی زیادہ تھوڑا اونچا بھی ہوتا ہے ، تو جیسے جیسے اونچا ہوتا جاتا ہے اس کی روشنی بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے چاہے اس کی روشنی سورج سے ہی حاصل ہوتی ہے حتی کہ قمری مہینہ کی 14چودویں رات اس کی روشنی مکمل ہوتی ہے ۔

پھراس کے بعد مہینہ کے آخرتک اس میں کمی واقع ہونا شروع ہوتی ہے حتی کہ یہ ایک سوکھی ہوئ پرانی ٹہنی کی مانند ہوجاتا ہے ، ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ کھجور کی اصل ٹہنی ہے ۔

امام مجاھدرحمہ اللہ کہتےہیں کہ العرجون القدیم کا معنی سوکھی ہوئ ٹہنی ہے تو ابن عباس رضي اللہ نے کھجور کی تازہ ٹہنی جب پرانی اورخشک ہوکرٹیڑھی ہوجائے مراد لی ہے ۔ مراجع تفسیر ابن کثیر ۔

مہینہ کےآخرمیں چاند کی سوکھی ہوئ پرانی ٹہنی سے یہ تشبیہ بلاغت کی چوٹی اور تعبیر کے جمال کی حسین امتزاج ہے ۔

واللہ تعالی اعلم .